المواهب اللدنية

بالمنح المحمدية

تأليف
الشيخ أحمد بن محمد القسطلاني
المتوفى سنة ٩٢٣هـ

شرحه وعلق عليه
مأمون بن محيي الدين الجنان

طبعة جديدة كاملة

الجزء الثاني

دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

رسول مصدق لما معكم لتؤمنن به ولتنصرنه﴾ [آل عمران: ٨١] الآية. أخبر تعالى أنه أخذ الميثاق على كل نبي بعثه، من لدن آدم عليه الصلاة والسلام إلى محمد ﷺ أن يصدق بعضهم بعضاً، قاله الحسن وطاووس وقتادة. وقيل معناه: أنه تعالى أخذ الميثاق من النبيين وأممهم، واستغنى بذكرهم عن ذكر الأمم.

وعن علي بن أبي طالب وابن عباس: ما بعث الله نبياً من الأنبياء إلا أخذ عليه الميثاق لئن بعث محمد ﷺ ـ وهو حي ـ ليؤمنن به ولينصرنه. وما قاله قتادة والحسن وطاووس لا يضاد ما قاله علي وابن عباس، ولا ينفيه بل يستلزمه ويقتضيه.

وقيل معناه: أن الأنبياء ـ عليهم الصلاة والسلام ـ كانوا يأخذون الميثاق من أممهم بأنه إذا بعث محمد ﷺ أن يؤمنوا به وأن ينصروه، واحتج له بأن الذين أخذ الله الميثاق منهم يجب عليهم الإيمان بمحمد ﷺ عند مبعثه، وكان الأنبياء عند مبعث محمد ﷺ من جملة الأموات، والميت لا يكون مكلفاً، فتعين أن يكون الميثاق مأخوذاً على الأمم. وقالوا: ويؤكد هذا، أنه تعالى حكم على الذين أخذ عليهم الميثاق بأنهم لو تولوا لكانوا فاسقين، وهذا الوصف لا يليق بالأنبياء، وإنما يليق بالأمم. *

[وأجاب الفخر الرازي]: بأن يكون المراد من الآية أن الأنبياء لو كانوا في الحياة لوجب عليهم الإيمان بمحمد ﷺ. ونظيره قوله تعالى ﴿لئن أشركت ليحبطن عملك﴾ [الزمر: ٦٥]، وقد علم الله تعالى أنه لا يشرك قط، ولكنه خرج هذا الكلام على سبيل التقدير والفرض، وقال تعالى: ﴿ولو تقوّل علينا بعض الأقاويل لأخذنا منه باليمين ثم لقطعنا منه الوتين﴾ [الحاقة: ٤٤ ـ ٤٦] وقال في الملائكة: ﴿ومن يقل منهم إني إله من دونه فذلك نجزيه جهنم﴾ [الأنبياء: ٢٩] مع أنه تعالى أخبر عنهم بأنهم ﴿لا يسبقونه بالقول﴾ [الأنبياء: ٢٧] وبأنهم ﴿يخافون ربهم من فوقهم﴾ [النحل: ٥٠]، فكل ذلك خرج على سبيل الفرض والتقدير. وإذا نزلت هذه الآية على أن الله تعالى لما أوجب على جميع الأنبياء أن يؤمنوا بمحمد ﷺ لو كانوا في الأحياء، وأنهم لو تركوا ذلك لكانوا في زمرة الفاسقين، فلأن يكون الإيمان بمحمد ﷺ واجباً على أممهم من باب أولى. فكان صرف هذا الميثاق إلى الأنبياء أقوى في تحصيل المقصود.

وقال السبكي في هذه الآية: إنه ﷺ على تقدير مجيئهم في زمانه يكون مرسلاً إليهم. فتكون نبوته ورسالته عامة لجميع الخلق، من زمن آدم إلى يوم القيامة، وتكون الأنبياء وأممهم كلهم من أمته، ويكون قوله ﷺ: «وبعثت إلى الناس كافة» لا يختص به الناس في زمانه إلى يوم القيامة، بل يتناول من قبلهم أيضاً، وإنما أخذ له المواثيق على الأنبياء ليعلموا إنه المتقدم عليهم، وأنه نبيهم ورسولهم. وفي أخذ المواثيق ـ وهي في

ميثاق الانبياء + + +   جملة الاموات

* عزاه جلد 2 مكتبة العلمية

فرمائی ہے۔

کہا گیا ہے کہ اس کا معنیٰ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام اور ان کی امتوں سے وعدہ لیا اور امتوں کے ذکر کی ضرورت نہ تھی (اس لئے ان کا ذکر نہ فرمایا)۔

حضرت علی بن ابی طالب اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو بھی بھیجا اس سے وعدہ لیا کہ اگر ان کی زندگی میں حضرت محمد ﷺ کو بھیجا جائے تو وہ ضرور بضرور آپ پر ایمان لائیں اور آپ کی مدد کریں۔

حضرت قتادہ، حضرت حسن اور حضرت طاؤس رحمہم اللہ نے جو کچھ فرمایا وہ حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم کے قول کے خلاف نہیں اور نہ ہی اس کی نفی کرتا ہے بلکہ یہ اس کو لازم ہے اور اس کا تقاضا کرتا ہے۔

کہا گیا ہے کہ اس کا معنیٰ یہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام اپنی امتوں سے وعدہ لیتے تھے کہ جب حضرت محمد ﷺ کو مبعوث کیا جائے تو وہ آپ پر ایمان لائیں گے اور آپ کی مدد کریں گے اس قول کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جن سے وعدہ لیا ان پر واجب تھا کہ نبی اکرم ﷺ کی بعثت کے وقت آپ پر ایمان لائیں اور انبیاء کرام آپ کی بعثت کے وقت دنیا سے پردہ فرما چکے تھے اور فوت ہونے والا مکلّف نہیں ہوتا پس یہ بات متعین ہو گئی کہ وعدہ امتوں سے لیا گیا تھا۔

وہ فرماتے ہیں اس کی تائید اس بات سے ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرمایا کہ جن سے وعدہ لیا گیا ہے اگر وہ اس سے پھر جائیں تو وہ فاسق ہوں گے اور یہ وصف انبیاء کرام کے لائق نہیں بلکہ امتوں کے لائق ہے۔

امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ نے اس کا جواب یوں دیا ہے کہ اس آیت سے مراد یہ ہے کہ اگر انبیاء کرام (ظاہری زندگی کے ساتھ) زندہ ہوتے تو نبی اکرم ﷺ پر ایمان لاتے۔ اس کی نظیر اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گرامی ہے:

لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ. (الزمر:۶۵) — اگر تم شرک کرو گے تو تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں گے۔

حالانکہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ آپ کبھی شرک نہیں کریں گے لیکن یہ کلام فرض کرنے کے طور پر ہے۔

اور ارشاد خداوندی:

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ۝ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ۝ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ۝ (الحاقہ:۴۴۔۴۶) — اور اگر وہ ہم پر ایک بات بھی بنا کر کہتے ضرور ہم ان سے بقوت بدلہ لیتے پھر ان کی رگ دل کاٹ دیتے۔

اور فرشتوں کے بارے میں فرمایا:

وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ. (الانبیاء:۲۹) — اور ان میں سے جو فرشتہ یہ کہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ معبود ہوں تو ہم اس کا بدلہ جہنم دیں گے۔

حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں یوں خبر دی:

لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ. (الانبیاء:۲۷) — بات میں اس سے سبقت نہیں کرتے۔

* آئندہ صفحات ... عربی حاشیہ العلمیہ جلد ۹ صفحہ 415 ؛ شرح زرقانی جلد ۹ صفحہ 365 ←